السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان عورت کے کسی عیسائی مرد سے شادی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس شادی کے تیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اس شادی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا؟ اگر بیوی ک علم ہوکہ یہ شادی باطل ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس پر شرعی حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟ اور اگر شوہر بعد میں مسلمان ہو جائے تو پھر اس شادی کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نیا نکاح کس طرح ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ عیسائی یا کسی دوسرے کافر سے شادی کرے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا   ٢٢١ ... سورة البقرة

''اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا۔''

نیز فرمایا:

لا هُنَّ حِلٌّ لَهُم وَلا هُم يَحِلّونَ لَهُنَّ   ١٠ ... سورة الممتحنة

''نہ یہ (مسلمان عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر مرد (مسلمان عورتوں) کے لئے حلال ہیں۔''

اورجب کوئی مسلمان عورت کسی کافر سے شادی کرے تو ضروری ہے کہ فوری طور پر ایسے نکاح کو فسخ کردیا جائے اگر عورت کو اس شرعی مسئلہ کا علم ہو تو کافر سے شادی کرنے کی صورت میں وہ مستحق تعزیر ہوگی۔ اسی طرح ولی، شادی ے گواہ اور پایہ تکمیل تک پہنچانے والے بھی مستحق تعزیر ہوں گے جبکہ انہیں حکم شریعت کا علم ہو۔، اگر اس شادی کے تیجے میں اولاد پیدا ہو تو وہ اسلام میں اپنی ماں کے طابع ہوگی۔ اگر شوہر شادی کے بعد مسلمان ہو جائے تو نکاح کی تجدید ہوگی بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ وہ صحیح طور پر مسلمان ہوگیا ہے، اس نے اسلام کو حیلہ کے طور پر قبول نہیں کیا۔ مسلمان ہونے کے بعد اگر وہ مرتد ہو تو اس کی گردن اڑادی جائے گی کیونکہ حدیث میں ہے:

من بدل دينه فاقتلوه   صحيح البخاري

ترجمہ: ''جو شخص اپنے دین کو بدل دے تو اسے قتل کردو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد3 صفحہ259

محدث فتویٰ